طرف منسوب کرتے ہیں۔اس کی ولادت کا مژدہ جب خود ان میں سے کسی
کو سنایا جاتا ہے تو اس کے منہ پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ غم سے بھر جاتا
ہے۔کیا اللہ کے حصہ میں وہ اولاد آئی جو زیوروں میں پالی جاتی ہے اور بحث
وحجت میں اپنا مدعا پوری طرح واضح بھی نہیں کرسکتی۔

وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (۳)

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارکہ میں دختر کشی کی رسم عام تھی۔عرب کے جاہل اور مغرور لوگ باعث ننگ ودامادی کی وجہ سے اور غریب لوگ مفلسی کے خوف سے لڑکیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے۔جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ (۴)

جب زندہ گاڑی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس جرم میں قتل ہوئی۔

اس آیت مبارکہ کا پر اثر بیان ہے کہ اس کے نازل ہونے کے بعد اس مذموم رسم کا خاتمہ ہوگیا۔

یہ تمام باتیں تو مشرکین عرب میں پائی جاتی تھیں۔اس کے علاوہ تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں جن میں بیٹی کو کوئی مرتبہ حاصل نہ تھا۔لڑکیوں کے بارے میں یہ کہاوت تھی۔

لڑکی ایک ناپسندیدہ مہمان ہوتی ہے۔(۵)

باپ کے گھر میں وہ بطور امانت ہوتی ہے۔اس کو تعلیم بھی نہیں دی جاتی۔کیونکہ اس کا فائدہ باپ کے خاندان کو نہیں ہوگا، بلکہ ہر تہوار اور دوسرے موقعوں پر بھی اس کو تحفے دینے پڑتے ہیں۔ شاہی خاندان کی شہزادیوں کو سیاسی مفادات کی خاطر فاتح جنرل یا بادشاہ کو بطور بیوی دے دیا جاتا تھا۔مثال کے طور پر بابر کی بہن خان زادہ کو مجبوراً شیبانی خان سے شادی کرنی پڑی۔جس نے قندھار کا محاصرہ کر رکھا تھا اور بابر اس محاصرہ سے تنگ آچکا تھا۔اس لئے ایک معاہدہ میں یہ طے پایا تھا کہ بابر کو فرار ہونے کا موقع دیا جائے اور اس کے عوض اس کی بہن سے شادی کرلی جائے۔

آسٹریا کی شہزادی میری لوئیث (Mary Louis) نے اپنی مرضی کے خلاف نپولین سے اس لئے شادی کی تاکہ اس کے باپ کی سلطنت محفوظ رہے۔

یہ بھی دستور تھا کہ شکست کھانے کے بعد قبائل اپنی بہن بیٹیوں کو بطور تحفہ فاتحین کے حوالے

کر دیتے تھے۔ بعض قبائل میں تو اس سے بھی بڑھ کر بے غیرتی تھی کہ میزبان اپنی بیوی یا بیٹی کو مہمان کے ساتھ رات گزارنے کو کہا کرتا تھا، ان تمام باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی مذہب میں بیٹیوں کے حقوق اور ان کا مرتبہ نہ تھا۔ (٦)

رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف ان کے حقوق متعین کئے بلکہ ان کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی۔

> جس کے ہاں بیٹی ہے اس نے زندہ دفن نہ کیا اور نہ غیر منصفانہ سلوک کیا نہ لڑکوں کو اس پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> لڑکیاں بہت شفیق لیق اور باعث برکت ہوتی ہیں، جس شخص کی ایک بیٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے والدین کے لئے آتش جہنم کی آڑ بنادے گا۔

ایک اور حدیث میں بیٹی کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی:

> رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بچوں میں تقسیم کرنے کے لئے کچھ لاؤ تو بیٹیوں سے شروع کرو، کیونکہ بیٹیوں کے مقابلے میں بیٹے کم ہی والدین سے محبت کرتے ہیں۔ (٨)

فوائد الفواد میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیآء فرماتے ہیں، جب ملیح نے اپنی بیٹی کے عقد کی خوشی میں مصری پیش کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، جس کی ایک بیٹی ہو تو اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک پردہ حائل ہو جاتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تمہاری تو چار بیٹیاں ہیں اور زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمایا:

آبو البنات مرذوق

یعنی بیٹیوں کے باپ کو رزق میں کشادگی دی جاتی ہے اور فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں جب خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو قتل کر ڈالا اور موسیٰ علیہ السلام نے ان کو مطعون کیا تھا۔ جس کی تاویل انہوں نے بتائی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ان کو نیک اولاد عطا فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے، بیٹی عنایت فرمائی جس سے سات بیٹے پیدا ہوئے اور وہ سب اہل ولایت تھے۔ (٩)

اور قرآن پاک میں مریم علیہا السلام کی والدہ کا تفصیلاً ذکر ہے:

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ (١٠)

اور جب لڑکی پیدا ہوئی تو وہ اپنے دل میں ناخوش ہوئی کہ میری نظر بھی پوری نہیں ہوئی کیونکہ اس امت میں بیٹی کو اللہ کی راہ میں تذکر کرنے کا دستور نہ تھا۔ تو انہوں نے آسمان کی طرف منہ کر کے عرض کیا:

قَالَت رب انی وضعتها أنثى

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

فتقلبها

ہم نے بہترین طریقہ سے قبول کرلیا اور بہترین شخص حضرت زکریا علیہ السلام کی زیر کفالت میں دے دیا۔ پھر وہ لڑکی عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام سے آج تک مستفیض ہیں۔

فخر موجودات، سرور کائنات، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، سراج منیر ﷺ: لایمکن الثنآء کما کان حقہٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر، آپ ﷺ چار بیٹیوں کے باپ تھے، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو بیٹیوں کو حقیر جانتے تھے، اور زندہ رکھنا معیوب سمجھتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کے لئے آخری پیغمبر اور اپنے محبوب ﷺ کو بیٹیوں کا باپ بنایا، آئندہ ایسا کرنے والوں کو سخت وعید بھی سنا دی گئی اور بیٹیوں کے حقوق متعین فرما کر بیٹی کو ہمیشہ کے لئے شرف وفضیلت عطا فرمائی۔

بیٹی کی تعلیم وتربیت:

رسول اللہ ﷺ نے بیٹی کی تعلیم وتربیت اور اچھی پرورش کرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے فرمایا:

> جو شخص لڑکیوں کے باعث آزمائش میں ڈالا جائے۔ وہ اس میں پورا اترے اور اچھی طرح ان کی تربیت کرے تو میں آتش جہنم سے اس شخص کے لئے آڑ بن جاؤں گا۔

اور تعلیم کو ہر شخص کے لئے لازمی قرار دیا، لہٰذا ارشاد فرمایا:

طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة

طلب علم لڑکی کے لئے بھی اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح لڑکوں کے لئے۔ ضروری نہیں کہ لڑکی صرف ذریعہ معاش کے لئے ہی علم حاصل کرے، جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا کہنا تھا، بلکہ دور حاضر میں بھی بعض خاندانوں میں لڑکیوں کو صرف امور خانہ داری کے علاوہ اور کچھ نہیں سکھایا جاتا جبکہ لڑکیوں کے لئے شرعی علوم کا جاننا حلال و حرام، پاکی و ناپاکی کے مسائل اور عبادات کا جاننا فرض ہے، اس کو مستقبل میں ایک قوم کی ماں بننا ہے۔ ماں اگر تعلیم یافتہ نہ ہوئی تو بچوں کا خیال بھی نہ رکھ پائے گی اور ان کی اچھی تربیت بھی نہیں کر سکے گی۔ بلکہ لڑکے صرف کسب معاش کے لئے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ لڑکی ان کی تربیت کے لئے علم حاصل کرتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ جب گھر تشریف لاتے تھے تو ننھی فاطمہ الزہراء کو ایسی ایسی تعلیمات سے نوازا کرتے تھے جن سے خدا شناسی اور اللہ کی مخلوقات سے محبت کا سبق ملتا تھا۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی بہت ذہین تھیں، جو بات ایک دفعہ سن لیتیں ہمیشہ یاد رکھتیں تھیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ان سے اکثر دریافت کرتیں تھیں کہ آج اپنے ابا جان سے کون کون سی باتیں سیکھیں، وہ فوراً سب کچھ سنا دیتیں تھیں۔ ایک مرتبہ بطور تعلیم آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

> بیٹی عورت کی سب سے اچھی صفت کونسی ہے؟
>
> عرض کیا: عورت کی سب سے اعلیٰ خوبی یہ ہے کہ نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے نہ کوئی غیر مرد اس کو دیکھے۔

ایک دفعہ کسی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

> چالیس اونٹوں کی زکوٰۃ کیا ہوگی؟
>
> فرمایا: تمہارے لئے صرف ایک اونٹ اور اگر میرے پاس ۴۰ اونٹ ہوں تو میں سارے ہی راہ خدا میں دے دوں گی۔ (۱۱)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹیوں اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اعلیٰ تعلیم سے نوازا اور قوم کو بتادیا کہ بیٹیوں کو دینی و دنیاوی تعلیمات سے نہ روکیں۔ ان بیٹیوں کے لئے خوش نصیبی کی بات ہے،